قال رسول الله صلعم اسکنوا فی الصلاۃ

الحمد لله والمنة که رسالہ سراپا زیب وزین پسندیدہ کونین موسوم بہ

جلاء العینین فی رفع الیدین

مؤلفہ علامۂ زمن جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب محدث متخلص شوق نیموی

قومی پریس لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ والمجتہدین والمحدثین الذین ہم ائمۃ الدین اما بعد خادم حدیث نبوی ابوالخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی حضرات ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ ہر چند آثار السنن اور اسکی شرح موسوم بہ التعلیق الحسن علی آثار السنن کی تالیف کی وجہ سے مجھے اتنی مہلت کہان کہ کوئی رسالہ لکھون مگر چونکہ اکثر اوقات لوگ مسئلہ رفع الیدین کی نسبت مجھے لکھا کرتے ہین اور آج کل ایک صاحب نہایت مصر ہین کہ یا تو اس بحث مین کوئی اردو رسالہ لکھدون یا وہ احادیث و آثار جنپر مجھے اعتبار ہی لکھ بھیجون اور اختصار کے ساتھ اپنے خیالات اور وجوہ استدلال بھی قلمبند کردون ناچار اپنے اوقات عزیز مین سے کچھ تھوڑا سا وقت نکال کر یہ رسالہ لکھکے پیش کرتا ہون وما توفیقی الا باللہ

مقدمہ

کتب احادیث سے ظاہر ہی کہ ابتدا مین نماز کے متعلق بہتیری ایسی باتین تھین کہ پیشتر مروج تھین مگر رفتہ رفتہ متروک کردی گئین لوگ پہلے نماز مین آگے پیچھے کھڑے ہوجاتے تھے صف بندی کا اہتمام نہ تھا پھر اہتمام کیا گیا پہلے رکوع کرتے تو ہاتھون کو گھٹنون کے اندر کرلیتے پھر گھٹنون پر رکھنے کا حکم ہوا غرضکہ بہتیرے امور ہین کہ رفتہ رفتہ انمین اصلاح ہوئی اسمین شک نہین کہ رسول خدا صلعم نے

رفع یدین کیا ہی اور ضرور کیا ہی دو ایک نہین بلکہ بیسیون روایتون سے ثابت ہی اور صرف یہی نہین کہ وقت
تحریمہ یا رکوع مین جانے یا سر اٹھانے ہی کے وقت بلکہ صحیح روایت سے ثابت ہی کہ سجدون مین
بھی آپ نے رفع یدین کیا ہی تحریمہ والے رفع الیدین کا ترک تو کسی طرح ثابت نہین اور بنا لبا کل مسلمان
متفق ہین کہ عند الافتتاح ہاتھ اٹھانا چاہیے اسمین کسی فرقے کو اختلاف نہین ہے اگر اختلاف ہی تو دوسرے
رفع یدین مین امام ابو حنیفہ اور بقول مشہور امام مالک اسطرف گئے کہ تحریمہ کے سوا رفع یدین مستحب
نہین اور مجوزین مین دو فرقے ہوے کچھ تھوڑے سے لوگ اسکے قائل ہوے کہ کل مواضع مذکورہ
مین یعنی سجود مین بھی رفع یدین کرنا مسنون ہی اور دوسرا فرقہ رفع یدین للسجود کے منسوخ ہونے کا
تو قائل ہوا مگر رکوع کے رفع یدین کے نسخ کا قائل نہوا چنانچہ امام شافعیؒ و احمدؒ وغیرہ اور آج کل کے وہ
حضرات جو پابند تقلید نہین انکا یہی مسلک ہی کہ سجدے کے سوا اور مواضع مین ہاتھ اٹھانا چاہیے بلکہ
اکثر حضرات کے نزدیک مواضع ثلثہ کے علاوہ تشہد سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین مسنون ہی اب ایسے
معرکہ الآرا مسئلے مین جسمین ایسے ایسے امام و محدثین مختلف ہین ہمین صحابہؓ کے افعال کی طرف رجوع کرنا
چاہیے اگر صحابہ انکو بھی مختلف پائین تو خلفای اربعہؓ کو دیکھنا چاہیے کہ یہ مقدس حضرات جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسطرح نماز پڑھا کرتے تھے کیونکہ اور صحابہؓ تو ادھر ادھر بھی چلے گئے تھے مگر یہ لوگ
تا دم وصال نبوی حضوری مین رہے انکو رفع یدین کرنے اور نہ کرنے کا پورا حال معلوم ہوگا کیونکہ نماز
کچھ ایسی چیز نہین کہ احیاناً ادا کی جاتی ہو تب ہر روز مین پانچ وقت پڑھی جاتی ہی ان حضرات نے سیکڑون
دفعہ آنحضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہوگی اور چونکہ یہ حضرات عاشق سنت تھے اور خلیفہ رسول اللہ صلعم انکی
نمازین ضرور اسی طرح ہوا کرتی ہونگی جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر عمر مین پڑھا کرتے تھے اور یہ ایک ایسی
عقلی بات ہی جس سے کوئی ایسا شخص جسکو صحابہؓ سے حسن عقیدت ہی انکار نہین کر سکتا بس بلحاظ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلفای اربعہؓ سے باسناد صحیح رفع یدین ثابت ہی تو ہمین ضرور ماننا پڑیگا کہ آخر عمر مین
بھی آنحضرت رفع یدین کیا کرتے تھے اور منسوخ ہونیکا دعوی درست نہین اور اگر ان سے ثابت نہین بلکہ
ترک ثابت ہو تو اب تمہین انصاف سے کہو کہ ہمین کیا کرنا چاہیے —

اب مین حضرات ناظرین کو ذرا زیادہ توجہ کرنیکی تکلیف دیتا ہون اور دو دعوے کرتا ہون غور سے لاحظہ فرمائین اور خوب یاد رکھین

ایک دعوی یہ کہ مین نے سنن و مسانید و معاجم کے علاوہ شروح و رسائل کو بھی خوب دیکھا کسی روایت صحیحہ سے خلفاء اربعہ کا رفع یدین کرنا ہرگز ثابت نہین اس باب مین جو دو ایک آثار مروی ہین وہ صحیح نہین اب مین پھر زور دیکر کہتا ہون کہ کوئی شخص انشاء اللہ باسناد صحیح ان مقدس حضرات سے رفع یدین کرنا ثابت نہین کرسکتا۔ امام بخاریؒ نے رفع یدین کے ثبوت مین خاص ایک رسالہ لکھا ہے جسمین بہت زور مارا ہے اور آثار صحابہؓ بھی لکھے ہین مگر خلفاء اربعہؓ کی نسبت کوئی روایت سند کے ساتھ نہ لکھ سکے بیہقیؒ نے اپنی تصانیف مین بہت سی روایتین لکھین مگر خلفاء اربعہؓ کے بارہ مین بعض ضعیف روایتون کے سوا کوئی صحیح روایت پیش نکر سکے۔

دوسرا دعوی یہ ہے کہ خلفاء اربعہؓ مین سے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عثمان ذی النورینؓ کا حال بسند صحیح کچھ معلوم نہین مگر حضرت عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ سے بسند صحیح ترک رفع الیدین ثابت ہے اور کچھ انھین پر موقوف نہین بلکہ دوسرے صحابہؓ کا بھی رفع یدین نکرنا صحیح طور پر مروی ہے۔ اب ذرا انصاف سے کام لو اگر یہ ثابت ہوجائے تو مقتضاے احتیاط کیا ہے اور درایۃً رفع یدین کو قوت ہوگی یا ترک رفع یدین کو۔ اچھا اب مین وہ روایتین پیش کرتا ہون جو اصول حدیث بیشک صحیح ہین ذرا انصافانہ دیکھو کہ ان سے کیا ثابت ہوتا ہے

پہلی روایت

ابوداؤد میں ہے حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا وکیع عن سفیان عن عاصم یعنی ابن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرة یعنی عبد الرحمن بن اسود سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی نے کہا کہ میں تم لوگوں کو وہ نماز پڑھکر دکھا دیتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے یہ کہکر انھوں نے جو نماز شروع کی تو رفع یدین ایک دفعہ کے سوا دوسرے بار نہ کیا یہ حدیث صحیح ہے اسکے کل راوی ثقہ اور رجال صحیحین سے ہیں اسکو ترمذی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اس سے چند باتیں مستفاد ہوتی ہیں ایک یہ کہ عبد اللہ بن مسعود رضی جو خادم نبوی اور جلیل القدر صحابی تھے اور برسوں آنحضرت کے ساتھ رہے تھے اور باوجود ہجرت مشاہد میں حاضر ہوئے انھوں نے جو نماز پڑھائی تو ترک رفع یدین کیا۔ دوسری یہ کہ چونکہ انھوں نے یہ کہکر نماز پڑھائی کہ میں آنحضرت کی نماز پڑھکر دکھاتا ہوں یہ بھی ثابت ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی کے نزدیک افتتاح کے سوا رفع یدین مسنون نہ تھا اگر مسنون ہوتا تو ایسی حالت میں کہ وہ لوگوں کو صلوة نبوی تعلیم کرنے لگیں پھر بھی ایسی سنت کی رعایت نکریں جس کے کرنے میں کچھ بھی دقت نہو نہایت مستبعد ہے تیسرے یہ کہ آنحضرت نے رفع یدین کبھی کیا ہو مگر آپ سے ترک بھی ثابت ہے۔ رہی یہ بات کہ یہ ترک رفع یدین آخر عمر میں تھا اسکو اور روایتوں سے آگے چل کے ہم ثابت کر دینگے سر دست اس روایت سے ہم اسی قدر ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے رفع یدین ترک بھی کیا ہے ہر چند اس حدیث کے کل راوی امام بخاری اور مسلم کے رواة میں سے ہیں اور انکا ثقہ ہونا حافظ ابن حجر کی تقریب سے جسمیں ہم ان کا قول لکھنے کا وعدہ کیا ہے ثابت ہے مگر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ترمذی نے ابن مبارک کی تضعیف نقل کی ہے چنانچہ انکی عبارت یہ ہے عن عبد اللہ بن المبارک قال لم یثبت حدیث ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع یدیہ الا اول مرة یعنی عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ عبد اللہ ابن مسعود کی یہ حدیث ثابت نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اول دفعہ کے سوا رفع یدین نہیں کیا اور بیہقی نے باسنادہ کتاب المعرفة میں روایت کی ہے عن عبد اللہ بن المبارک قال لم یثبت عندی حدیث

عبداللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع یدیہ الا اول مرۃ ثم لم یرفع اسکا جواب یہ ہی کہ عبداللہ بن مسعود سے دو روایتین ہین ایک یہ کہ اُنھون نے یہ کہا کہ مین آنحضرت کی نماز پڑھکر دکھاؤن پھر نماز پڑھی اور ایک دفعہ کے سوا دوسرے بار اُنھون نے رفع یدین نہین کیا دوسری یہ کہ عبداللہ بن مسعود نے یہ کہا کہ آنحضرت نے ایک مرتبہ کے سوا رفع یدین نہین کیا۔ ظاہر ہی کہ دونون روایتون کے مفہوم مین بہت بڑا فرق ہی ترمذی نے پہلی حدیث مرفوع کی نسبت جسکے بعض روایات مین ثم لا یرفع یا اسکے ہم معنی کوئی لفظ ہی عبداللہ بن مبارک کا وہ قول نقل کیا پھر حدیث موقوف جو وہ بھی معنی مرفوع ہی اور جسمین عبداللہ بن مسعود کا فعل مذکور ہی روایت کرکے یہ لکھا کہ حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول سفیان واہل الکوفۃ یعنی ابن مسعود کی یہ حدیث حسن ہی اور اسی عدم رفع یدین کی طرف بہترے اہل علم صحابہ وتابعین مین سے گئے ہین اور یہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہی اس عبارت سے دو باتین مستفاد ہوئین ایک یہ کہ ابن مسعود کی یہ حدیث ضعیف نہین ہی دوسرے ترک رفع یدین کے قائل صرف امام ابو حنیفہ نہین بلکہ صحابہ وتابعین بھی ہین اور اگر کوئی یہ کہے عبداللہ بن المبارک کا وہ قول حدیث مذکور کے متعلق ہی جیسا کہ بعض حفاظ کے قول سے سمجھا جاتا ہی تو اسکا جواب وہی ہی جو کہ علامہ ابن دقیق العید نے امام مین دیا ہی کہ عدم ثبوت الخبر عند ابن المبارک لا یمنع من النظر فیہ وھو یدور علی عاصم بن کلیب وقد وثقہ ابن معین کما قلمناہ خلاصہ یہ کہ جب سند صحیح سے یہ روایت ثابت ہی تو عبداللہ بن مبارک کے انکار سے یہ حدیث ضعیف نہین ہو سکتی۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ زیادت ثم لا یعود کی غیر محفوظ ہی کسی نے وکیع کا وہم کہا ہی اور کسی نے سفیان کا اسکا جواب یہ ہی کہ غیر محفوظ ہونے کا دعوی غلط ہی اور محض غلط ہی نسائی مین صفحہ ۱۲۰ یہ روایت بسند صحیح بطریق عبداللہ بن المبارک عن سفیان مروی ہی جس سے وکیع کا تفرد باطل ہوتا ہی اور سفیان کی متابعت ابو بکر نہشلی اور ابن ادریس نے کی ہی دارقطنی کی کتاب العلل مین صفحہ ۱۲۳ ہی وسئل عن حدیث علقمہ عن عبداللہ قال الا اریکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ

ثم لم یعد فقال رواه عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة حدث به الثوری عنه ورواه
ابوبکر النهشلی عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیه علقمة عن عبد اللہ وکذلک رواه ابن [سنن الدارقطنی]
ادریس عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبد اللہ اسناده صحیح پھر اس عبارت سے تفرد
سفیان باطل ہوگیا جب تفرد باطل ہو تو غیر محفوظ ہونے کا دعویٰ بھی باطل ہوگیا اس حدیث کو جسکی ترمذی نے تحسین کی ہے
ابن حزم نے محلّی میں صحیح کہا ہے اور علامہ ہاشم سندی نے کشف الرین میں لکھا ہے سنده
ابی داود صحیح علی شرط الشیخین یعنی ابوداؤد کی سند امام بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے

دوسری روایت

ابوبکر بن ابی شیبہ جو امام بخاری و مسلم کے استاد ہیں اپنے مصنف میں روایت کرتے ہیں حدثنا
ابن آدم عن الحسن بن عیاش عن عبد الملک بن ابجر عن الزبیر بن عدی عن ابراهیم
عن الاسود قال صلیت مع عمر فلم یرفع یدیه فی شیء من صلوته الا حین افتتح الصلوة قال عبد الملک و
رأیت الشعبی وابراهیم وابا اسحاق لا یرفعون ایدیهم الا حین یفتتحون الصلوة یعنی اسود سے
مروی ہے کہ میں نے عمر رض بن خطاب کے ساتھ نماز پڑھی تو انھوں نے بجز افتتاح کہیں اور مواضع صلوٰۃ میں
رفع یدین نہیں کیا۔ اور عبد الملک نے کہا کہ میں نے شعبی اور ابراہیم نخعی اور ابو اسحق سبیعی کو دیکھا کہ یہ لوگ
افتتاح کے سوا اور کہیں نماز میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے یہ اثر صحیح ہے اسکے راوی یا تو صحیح بخاری اور مسلم
دونوں کے ہیں یا دو میں سے کسی ایک کے اس اثر کو امام طحاوی نے معانی الآثار میں بھی
روایت کیا ہے اور اسکی نسبت هو حدیث صحیح لکھا ہے اور حافظ ابن حجر شافعی نے درایہ تخریج ہدایہ
میں لکھا ہے وهذا رجاله ثقات یعنی اسکے کل راوی ثقہ ہیں اس اثر صحیح سے دو باتیں
مستفاد ہوئیں ایک حضرت عمر رض کا رفع یدین نہ کرنا دوسرے امام شعبی رح اور نخعی رح اور ابو اسحق سبیعی ایسے تابعین کا
بھی رفع یدین ترک کرنا شعبی وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنھوں نے دو چار نہیں بلکہ پانسو صحابہ کو دیکھا ہے
خلاصہ میں انکا یہ قول منقول ہے ادرکت خمس مائة من الصحابة یعنی میں نے پانسو صحابہ
کو پایا ہے۔ اسی طرح نخعی اور سبیعی بھی بہت بڑے جلیل القدر تابعی ہیں اب تم ذرا درایت سے کام لو کہ

حضرت عمرؓ وغیرہ جو تارک رفع یدین ہوے تو کیون کیا یہ ممکن ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات دن مین کم
سے کم پانچ وقت نماز مین رفع یدین کیا کرین اور انکو خبر نہوی ہو خبر ہوی اور ضرور خبر ہوی۔ مگر پھر بھی انکا
رفع یدین نکرنا صاف کہہ رہا ہو کہ جسطرح آنحضرت نے سجدہ وغیرہ کا رفع یدین ترک کر دیا اسی طرح بجز تحریمہ اور مواضع مین
بھی آپ نے چھوڑ دیا۔ اگر آپ تارک نہوتے تو حضرت عمرؓ ایسی سنت جسکے کرنے مین کچھ مشقت نہین ہرگز
ترک نہین کرتے اس اثر صحیح کی نسبت بعض علماے ہند نے لکھا ہو وعارضه الحاکم
علی ما نقله الزیلعی فی تخریج احادیث الهدایة بانها روایة
شاذة لایعارض بها الاخبار الصحیحة عن طاؤس عن کیسان
عن ابن عمر ان کان یرفع یدیه فی الرکوع وعند الرفع منه اس عبارت سے یہ بات
نکلتی ہو کہ حاکم کے نزدیک یہ روایت شاذ ہو اور بسند صحیح حضرت عمرؓ کا رفع یدین کرنا ثابت ہو حالانکہ انہین نے
اوپر نہایت زور شور سے یہ دعوی کیا ہو کہ حضرت عمرؓ و علیؓ کا رفع یدین کرنا ہرگز بسند صحیح ثابت نہین۔ اسمین
شک نہین کہ تخریج زیلعی ص۲۱۱ مطبوعہ مین یونہین ہو لیکن اگر غور و تفتیش کرتے تو ضرور سہو کاتب پر اطلاع
ہوجاتی یہان کاتب سے دو غلطیان ہوی ہین ایک طاؤس عن کیسان غلط ہو طاؤس
ابن کیسان چاہیے۔ دوسرے ان عمر قلم ناسخ کی زیادتی ہو نسخ قلمیہ ان اغلاط سے پاک ہین
دیکھو ان غلطیون کو ہم کتب مطبوعہ ہی سے ثابت کر دیتے ہین۔ تخریج زیلعی کا خلاصہ حافظ ابن حجر نے
کیا ہو جسکا نام درایہ ہو اسمین یون لکھا ہو ص۸۶ ویعارضه روایة طاؤس عن ابن عمرؓ
کان یرفع یدیه فی التکبیر فی الرکوع وعند الرفع منه اور سنو محقق ابن ہمام کی
فتح القدیر کی احادیث کا ماخذ بھی وہی تخریج زیلعی ہو وہ کہتے ہین ص۱۲۰ وعارضه الحاکم
بروایة طاؤس بن کیسان عن ابن عمر رضی اللہ عنهما کان یرفع یدیه فی الرکوع وعند
الرفع منه۔ اب صاف ثابت ہوگیا کہ حاکم نے ابن عمرؓ کے رفع یدین سے معارضہ کیا ہو نہ عمر بن خطاب کے
رفع الیدین سے۔ اب حاکم کے قول کا جواب سنو کہ ہم تسلیم کرتے ہین کہ عبداللہ بن عمرؓ کا رفع یدین
بیشک باسانید صحیحہ ثابت ہو مگر اس سے عمر بن خطابؓ کے اثر کا معارضہ کیونکر ہوگا! ورجب عمر بن خطاب سے

رفع یدین باسناد صحیح ثابت ہی نہین تو یہ روایت شاذ کیونکر ہو گی۔ شاذ وہ روایت کہلاتی ہی جو ثقات کی روایت کے مخالف ہو۔ خلاصہ یہ کہ اس روایت پر نہ شاذ اصطلاحی کا اطلاق صحیح ہی۔ اور نہ کسی اثر صحیح کے معارض ہی حاکم کا اعتراض محض غلط ہی اور بیشک اثر صحیح ہی جسکا معقول جواب مثبتین کی طرف سے ممکن نہین ہے اور یہ دوسری بات ہی کہ کہدین کہ فعل صحابی حجت نہین مگر جو لوگ درایت سے سروکار رکھتے ہین وہ ضرور ایسے امور مین ایسے جلیل القدر صحابی کا فعل خلاف سنت نہ سمجھکر قابل حجت جانین گے۔ اور ضرور سمجھین گے کہ جب حضرت عمرؓ رفع یدین نہین کرتے تھے تو ہم لوگون کے لیے رفع یدین نکرنے ہی مین احتیاط ہی

تیسری روایت

وہی ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف مین روایت کرتے ہین حدثنا وکیع عن ابی بکر بن عبد الله بن قطاف النهشلي عن عاصم بن كليب عن ابيه ان عليا كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوة ثم لا يعود یعنی کلیب سے روایت ہی کہ حضرت علیؓ صرف وقت افتتاح صلوۃ رفع یدین کرتے تھے اور پھر نہین کرتے تھے اس اثر کو طحاوی نے بھی معانی الآثار[ص ۱۳۲] مین روایت کیا ہی جسکی نسبت حافظ زیلعی نے نصب الرایہ[ص ۲۱۲] مین لکھا ہی هو اثر صحيح یعنی یہ اثر صحیح ہی۔ اور علامہ عینی نے عمدۃ القاری[ص ۹] شرح بخاری مین لکھا ہی اسناد حديث عاصم بن كليب صحيح على شرط مسلم اور حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی نے درایہ[ص ۸۵] مین لکھا ہی رجاله ثقات

اب دیکھیے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بھی رفع یدین نکرنا بسند صحیح ثابت ہو گیا۔ اور یہ ہم پہلے ہی کہہ چکے کہ انکار رفع یدین کرنا بسند صحیح ہرگز ثابت نہین آپ تمھین سوچو کہ بعد وصال نبوی انکا رفع یدین نکرنا نسخ پر دال نہین ہی تو اور کیا ہی۔ اسکا جواب بعض علما نے یہ لکھا ہی کہ کچھ ضرور نہین کہ انکا رفع یدین نکرنا نسخ کی وجہ سے ہو بلکہ ممکن ہی کہ انکے نزدیک رفع یدین سنت موکدہ نہو اس سبب سے ترک کیا ہو۔ مجھے اس جواب پر سخت حیرت ہی جن لوگون نے صحابہؓ کے حالات غور سے دیکھے ہین آپ پر مخفی نہین کہ وہ لوگ خصوصاً خلفاء نہایت درجے کے متبع سنت تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسطرح کرتے دیکھتے تھے حتی الوسع اسی طرح کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ظاہر ہی کہ رفع یدین کرنے مین کچھ مشقت نہین پھر غیر موکدہ ہونے کے خیال سے

کوئی کیون ترک کرنے لگا۔ وہی سنت موکدہ ترک ہوسکتی ہی جسکے کرنے مین کچھ وقت صرف ہوتا ہو یا کسی
اور قسم کی دقت ہوتی ہو۔ اگر رفع یدین کوئی بھاری بات ہوتی تو ممکن تھا کہ چونکہ واجب یا موکد و نہین
اسوجہ سے تارک ہوے۔ خلاصہ یہ کہ یہ ایسا رکیک جواب ہی جو درایت کی میزان مین ہرگز کچھ وزن نہین رکھتا
امام بیہقی شافعی جنکو اپنے مذہب کی تائید مین اصول مقررہ کی پابندی نہین رہتی اور جنکی یہ حالت ہی
کہ بس راوی سے ایک جگہ احتجاج کرتے ہین پھر اُسی کو کبھی ضعیف بھی بتانے لگتے ہین وہ اس اثر علی رضی
کی نسبت کتاب المعرفۃ مین یون جواب دیتے ہین لیس ابوبکر النہشلی ممن یحتج
بروایتہ یعنی ابوبکر نہشلی اُن لوگون مین نہین جنکی روایت پر احتجاج کیا جاے۔ ذرا انصافانہ ملاحظہ ہو کہ
یہ قول کسقدر انصاف کے پایہ سے دور ہی ابوبکر نہشلی وہ شخص ہین جنکی روایت سے امام مسلم نے
اپنی صحیح مین احتجاج کیا ہی خلاصہ [۴۳۰] مین لکھا ہی وثقہ ابن معین والعجلی اور ذہبی نے
میزان الاعتدال مین بعد نقل کلمات جرح وتعدیل اپنا یہ قول لکھا ہی وھو حسن الحدیث
صدوق اب فرمائیے اس اثر کے قابل احتجاج ہونے مین کیا کلام ہی اور کچھ ابوبکر نہشلی ہی نے تنہا
اسکو روایت نہین کیا بلکہ محمد بن ابان بن صالح نے بھی اسکو روایت کیا ہی موطا [۹۱] امام محمد رح مین انکی روایت موجود ہی
اب ہمارے ناظرین دیکھ چکے کہ عبداللہ بن مسعود رض کے علاوہ ہم نے بسند صحیح حضرت عمر رض و حضرت علی رض کا
بھی رفع یدین نکرنا ثابت کردیا اور ہمنے جو دعوی کیا تھا اسکو ثابت کر دکھایا اچھا اب اور ملاحظہ فرمائیے

چوتھی روایت

وہی امام ابوبکر بن ابی شیبہ جو شیخین کے استاد ہین روایت کرتے ہین حدثنا ابوبکر بن عیاش
عن حصین عن مجاھد قال ما رایت ابن عمر یرفع یدیہ الا فی اول
ما یفتتح یعنی مجاہد سے مروی ہی کہ مین نے عبداللہ بن عمر رض کو افتتاح کے سوا اور کہین رفع یدین کرتے نہین دیکھا
یہ اثر بھی صحیح ہی اسکے کل راوی ثقہ اور رجال بخاری سے ہین اس اثر کو طحاوی نے [۱۳۳] معانی الآثار
مین روایت کیا ہی جسکی سندکو علامہ عینی نے شرح صحیح بخاری مین صحیح کہا ہی۔ اب دیکھیے کہ ابن عمر رض جن سے
رفع یدین ثابت ہی انھین سے ترک بھی مروی ہی۔ امام بخاری نے رسالہ [...] رفع الیدین مین اس اثر کے

مختلف جواب لکھے ہیں ایک یہ کہ بہت سے لوگوں نے ابن عمرؓ کا رفع یدین کرنا روایت کیا ہے اور خود مجاہدؒ کا بھی
یدین ثابت ہے کبیر انھوں نے جو ابن عمرؓ کا نکرنا روایت کیا تو جسطرح لوگ نماز میں بعض باتیں بھول جاتے ہیں
اسی طرح ابن عمر بھی رفع یدین کرنا بھول گئے ہونگے اسکا جواب یہ ہے کہ اگر رکوع جاتے بھولے تو کیا سر اٹھانے
کے وقت بھی بھول گئے اور اگر پہلی رکعت میں بھولے تو کیا بقیہ رکعات میں بھی انکو سہو ہو گیا۔ بھولنا ایک
آدھ بار ہوتا ہے نہ ہر بار۔ اسکے علاوہ مجاہد کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ انھوں نے ابن عمرؓ کو رفع یدین کرتے کبھی
دیکھا ہی نہیں جس سے تعدد اوقات ثابت ہوتا ہے ایسی حالت میں انکے ترک رفع یدین کو سہو پر محمول کرنا
ہرگز صحیح نہیں۔ اور یہ ہم بھی مانتے ہیں کہ ان سے رفع یدین بھی مروی ہے اس رفع اور عدم رفع کو مختلف
اوقات پر محمول کرنے سے کچھ تعارض لازم نہیں آتا ممکن ہے کہ جب تک انکو نسخ کی دلیل نہیں ملی وہ کرتے
رہے اور جب دلیل مل گئی تو کرنا چھوڑ دیا۔ امام بخاری نے دوسرا جواب یہ دیا ہے قال یحیی بن
معین حدیث ابی بکر بن عیاش انما ھو توھم منه لا اصل له اسکا جواب یہ ہے
کہ ابن معین کا یہ قول کہ توہم ہو گیا ہے صرف ظن پر مبنی ہے اسپر کوئی دلیل نہیں ع دعوائے بے دلیل قبول خرد
نہیں۔ اور اس اثر کو امام محمدؒ نے موطا میں عن محمد بن ابان بن صالح عن عبدالعزیز بن حکیم عن
ابن عمر روایت کیا ہے۔ اسمیں ابوبکر بن عیاش کا واسطہ نہیں۔ ہر چند یہ سند ضعیف ہے مگر اس سے مجاہد کی
روایت کو فی الجملہ قوت ضرور ہو جاتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ توہم کا دعوی صحیح نہیں۔ اور غالبا یہی وجہ ہے کہ خود امام
بخاری کو جو جواب دینا تھا دیا اور اس قول کو ابن معین کی طرف منسوب کیا تیسرا جواب یہ دیا ہے کہ
صدقہ نے کہا ہے کہ ابوبکر بن عیاش آخر عمر میں متغیر الحافظہ ہو گئے تھے اسکا جواب یہ ہے کہ ابوبکر بن
عیاش کی توثیق بہتیرے ائمہ حدیث نے کی ہے۔ اور اُن راویوں میں سے ہیں جن سے خود بخاری نے
احتجاج کیا ہے۔ ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھا ہے وقد اخرجه البخاری وھو صالح
الحدیث اور آخر عمر میں انکا حافظہ متغیر ہونا اس اثر کے کچھ مضر نہیں کیونکہ یا تو ان سے انکے قدمائے اصحاب نے
بھی روایت کیا ہے شاید انہیں میں سے ہوں جو ہے خود امام بخاری نے اپنے جرح نہیں کی اور صدقہ کا قول نقل کر دیا انکے نزدیک اس اثر کا
وہی جواب تھا جو اوپر گذرا یعنی ابن عمرؓ رفع یدین کرنا بھول گئے جسکا جواب بالصواب بھی ہم لکھ چکے۔ ہمکو یہاں

بعض علما سے سخت شکایت ہے کہ امام بخاری وغیرہ نے تو ابوبکر بن عیاش کی نسبت اسقدر احتیاط کی کہ خود انپر کوئی جرح نہین کی اور صدقہ کا ایسا قول نقل کیا جو دیا وہ بھاری نہین مگر انھون نے بے تکلف انکو ضعیف لکھدیا اور آتا نہین خیال کہ یہ راویان بخاری سے ہین ۔ مسلم نے بھی اپنے مقدمہ مین انسے روایت کی ہے انکو ضعیف کہنے سے احادیث صحیحین پر ضعف کا دھبا لگ جاتا ہے

پانچوین روایت

وہی امام بخاری و مسلم کے استاد ابوبکر بن ابی شیبہ روایت کرتے ہین حدثنا وکیع وابو اسامة عن شعبة عن ابی اسحاق قال کان اصحاب علی لا یرفعون ایدیھم الا فی افتتاح الصلوة قال وکیع ثم لا یعودون یعنی ابو اسحٰق سبیعی کوفی سے مروی ہے کہ حضرت علی رض کے اصحاب رفع یدین نہین کرتے تھے مگر افتتاح کے وقت اور وکیع نے ثم لا یعودون کہا ہے یعنی ایک دفعہ کرکے پھر اعادہ کو رفع یدین نہین کرتے تھے ۔ یہ اثر صحیح ہے اسکے کل راوی راویان صحیحین سے ہین جب اس اثر سے یہ ثابت ہوا کہ اصحاب علی رض رفع یدین نہین کرتے تھے تو اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ حضرت علی رض بھی نہین کرتے تھے ورنہ اُنکے اصحاب اُنکی مخالفت نہین کرتے اور اُن اصحاب علی رض نے یقینا اور صحابہ کو بھی ضرور دیکھا ہوگا کیونکہ علی رض جب کوفے گئے تھے تو اُنکے ساتھ بہت سے صحابہ بھی تھے وہ بھی ضرور تارک رفع یدین ہونگے

چھٹی روایت

مسند امام احمد حنبل مین ہے حدثنا عبد الله حدثنی ابی ثنا محمد بن فضیل عن عاصم بن کلیب عن محارب بن دثار قال رایت ابن عمر یرفع یدیه کلما رکع وکلما رفع راسه من الرکوع قال فقلت له ما هذا قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قام فی الرکعتین کبر و رفع یدیه یعنی محارب بن دثار سے مروی ہے کہ مین نے ابن عمر رض کو رکوع کرنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرتے ہوے دیکھا مین نے پوچھا کہ یہ کیا انھون نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت قیام رکعتین تکبیر کہتے تھے اور رفع یدین کرتے تھے ۔ اس اثر کے کل راوی ثقہ ہین اس سے بظاہر قائلین رفع الیدین ہی کا مدعا ثابت ہوتا ہے مگر غور کرنے سے اُس زمانے کے تمام صحابہ و تابعین کا

تو کم سے کم رفع یدین نکلتا ہی کیونکہ ابن عمرؓ کو رفع یدین کرتے ہوے دیکھکر محارب بن دثار کا یہ پوچھنا کہ یہ کیا ہے صاف اِس امر پر دال ہی کہ اس زمانے مین رفع یدین شائع نہین تھا ورنہ وہ کاہِکو پوچھتے اور اسکی تائید ابو داؤد اور امام احمد کی یہ روایت کرتی ہی عن میمون المکی انه رأى عبد الله بن الزبير وصلى بهم يشير بكفيه حين يقوم وحين يركع وحين يسجد وحين ينهض للقيام فيقوم فيشير بيديه فانطلقت الى ابن عباس فقلت انى رأيت ابن الزبير صلى صلاة لم ار احدا يصليها فوصفت له هذه الاشارة فقال ان احببت ان تنظر الى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقتد بصلاة عبد الله بن الزبير یعنی میمون مکی سے مروی ہی کہ مین نے عبد اللہ بن زبیر کو دیکھا کہ لوگون کو جو نماز پڑھائی تو افتتاح و رکوع و سجود و قیام کے وقت دونون کف سے اشارہ کیا یہ دیکھکر مین عبد اللہ ابن عباسؓ کے پاس پہونچا اور کہا کہ مین نے ابن زبیر کو اسطرح نماز پڑھتے ہوے دیکھا آج تک کسی کو اسطرح نماز پڑھتے نہین دیکھا ہی اُسکے بعد مین نے اُسکو بیان کیا یہ سنکر ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر تمکو یہ پسند ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھو تو ابن زبیر کی اقتدا کرو۔ اس سے صاف ظاہر ہی کہ ہر چند ابن زبیرؓ کے عہد مین سیکڑون صحابہؓ موجود تھے مگر عموماً رفع یدین نہین کرتے تھے ورنہ میمون مکی کی نظر سے یہ فعل ضرور گزرتا اور وہ استعجاب سے لم ار احدا يصليها نکہتے رہا ابن عباسؓ کا جواب وہ اس بناپر تھا کہ آنحضرت نے کبھی یون بھی کیا تھا کیونکہ آمین رفع الیدین للسجود کا بھی بیان ہی جو تمام اہل سنت کے نزدیک منسوخ ہی اب تم کل روایتون کو ملاکر دیکھو کہ ان سے کیا نتیجہ نکلتا ہی اور درایتہً کسکو قوت ہی اور احتیاط کا تقتضی کیا ہی۔

احادیث و آثار رفع الیدین کا جواب

ہمین اُن احادیث کے نقل کرنے کی کوئی ضرورت نہین جن سے رفع الیدین ثابت ہوتا ہی کیونکہ ہم تسلیم کرتے ہین کہ بیشک متعدد صحابہؓ سے باسانید صحیحہ آنحضرت کا رفع الیدین کرنا ثابت ہی مگر جب کسی روایت صحیحہ سے یہ ثابت نہین کہ آپ تا دم وصال رفع الیدین کیا کرتے تھے تو عدم رفع کے احادیث و آثار لانے سے

متروک ... اور بعض ... الحدیث ... کل نسبت ... انتہی ... ذالک ثلاث ... وکان لا یفعل ذالک فی السجود ... فاذا رفع راسه من الرکوع ... اذا افتتح الصلوة ... عن ابن عمر ان رسول الله صلعم کان ...

یہ کہا جائیگا کہ آخر مین اگر آپ نے ترک کر دیا تھا کیونکہ عقل سلیم کبھی قبول نہین کرتی ہی کہ آپ کا آخر تحقیقاً رفع یدین ہو پھر آپ کے خلفاء رض اسکے خلاف کرین۔

رہے آثار صحابہ رض انمین کوئی ایسی روایت صحیحہ نہین جو خلفاے اربعہ رض کے رفع الیدین پر دال ہو۔ ہان دوسرے چند صحابہ رض کا کرنا ثابت ہوتا ہی مگر انکی حالتین خود مختلف پائی جاتی ہین۔ بعضے ایسے ہین جن سے نکرنا بھی مروی ہی جیسے عبداللہ رض بن عمر اور بعض ایسے ہین جنکا سجدون مین بھی ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا ہی اب کہو کہ بعد وصال نبوی بعض صحابہ رض سجدون مین جو رفع یدین کرتے تھے اُنکے کرنے کا کیا سبب تھا یہی نا کہ آنحضرت کو کبھی یون بھی کرتے دیکھا تھا اسطرح جن جن صحابہ رض نے رکوع کے جانے اور سر اٹھانے کیوقت رفع یدین کیا ہی اسکا بھی سبب یہی تھا کہ کبھی آپ کو ان مواضع مین ہاتھ اٹھاتے ہوے دیکھا تھا۔ پھر ایسی حالت مین کہ صحابہ رض مختلف ہون اُن صحابہ رض کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو ہمیشہ سفر و حضر مین آنحضرت کے ساتھ رہا کرتے تھے اور بعد وصال نبوی خلیفہ ہوے۔

اور غالباً یہی ایک ایسی مخفی بات تھی کہ بڑے بڑے محدثین باوجودیکہ احادیث رفع الیدین سے واقفیت رکھتے تھے ترک رفع الیدین کے قائل ہوے۔

دیکھو وکیع اور **سفیان ثوری** سے ہر چند سنن و مسانید و معاجم مین احادیث رفع الیدین بکثرت مروی ہین مگر پھر بھی یہ دونون رفع یدین نکرنے کے قائل تھے چنانچہ امام بخاری نے رسالہ رفع الیدین مین لکھا ہی وکان الثوری و وکیع و بعض الکوفیین لا یرفعون ایدیهم۔

امام مالک جنکی موطا مین حدیث رفع الیدین موجود ہی وہ خود متردد رہے کبھی رفع الیدین کے قائل ہوے اور کبھی عدم رفع کے چنانچہ انسے اشہر روایات یہی عدم رفع یدین ہی اور اسی پر مالکیون کا عمل ہی علامہ عینی نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہی وهو روایة ابن القاسم عن مالك وهو المشهور من مذهبه والمعمول عند اصحابه نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی وقال ابو حنیفة واصحابه وجماعة من اهل الکوفة لا یستحب فی غیر تکبیرة الاحرام وهو اشهر الروایات عن مالك انتهى دیکھو باوجودیکہ یہ حضرات ائمہ اہل حدیث
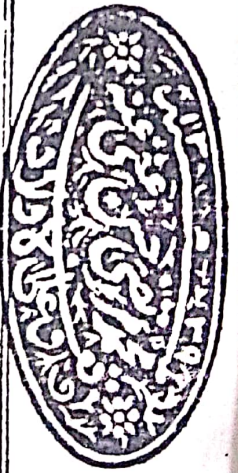
ین پھر بھی کیوں تم رفع یدین کی طرف گئے۔ یہی کہ روایات عدم رفع یدین مین غور کرنے سے انکے نزدیک اسی ترک کو ترجیح معلوم ہوئی واللہ اعلم بالصواب

تذنیب

مین نے جو اوپر یہ لکھا ہے کہ رفع الیدین للسجود بھی احادیث و آثار سے ثابت ہے۔ اب اوسکی دلیلین سنو مسند امام احمد مین ہے حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا عفان ثنا ھمام ثنا قتادۃ عن نصر بن عاصم عن مالک بن الحویرث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حیال فروع اذنیہ فی الرکوع والسجود یعنی مالک بن حویرث سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود مین کانون تک ہاتھ اوٹھاتے تھے یہ حدیث صحیح ہے سکے کل راوی ثقہ ہین اس حدیث کو نسائی نے بھی روایت کیا ہے جسکی نسبت حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے و اصح ما وقفت علیہ من الاحادیث فی الرفع فی السجود ما رواہ النسائی من روایۃ سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن نصر بن عاصم عن مالک بن الحویرث انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی صلاتہ اذا رکع واذا رفع راسہ من رکوعہ واذا سجد واذا رفع راسہ من سجودہ حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ اس حدیث کا شاہد ابن ماجہ مین بطریق اسمٰعیل بن عیاش یون مروی ہے عن ابی ھریرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی الصلوۃ حذو منکبیہ حین یفتتح الصلوۃ وحین یرکع وحین یسجد اور امام بخاری نے رسالہ رفع الیدین مین لکھا ہے وقال وکیع عن الاعمش عن ابراھیم انہ ذکر لہ حدیث وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا رکع واذا سجد الخ دیکھو ان حدیثون سے صاف طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع یدین للسجود ثابت ہے مگر پھر بھی جمہور اہل سنت اسکے عدم استحباب کے قائل ہین

اور دلیل مین یہ کہا جاتا ہی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے جو آنحضرت کے مواضع رفع یدین بیان کیے ہین تو یہ بھی کہا ہی
ولا یفعل ذلک فی السجود حضرت علیؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی اسی کے مثل مروی ہی مگر ہم
کہتا ہو کہ جب دوسری روایتون سے کرنا ثابت ہی تو یہان پر المثبت مقدم علے النافی کا قاعدہ کیون نظرانداز
کیا جاتا ہی مختلف اوقات پر کیون محمول نہین کرتے بہرکیف یہ نفی نسخ کے لیے کافی نہین خصوصاً ایسی حالت
مین کہ آنحضرت کے بعد بعض صحابہ و تابعین کا سجود مین رفع یدین کرنا ثابت ہو عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ
ابن زبیر کا سجود مین رفع یدین کرنا ابوداود وغیرہ مین مروی ہی اور انس کا رفع یدین کرنا امام بخاری
رسالہ رفع الیدین مین یون روایت کرتے ہین حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا حماد بن سلمة
عن یحیی بن ابی اسحاق قال رایت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
یرفع یدیہ بین السجدتین اس اثر کی سند صحیح ہی اور یہ بھی کہا ہی وقال وکیع عن الربیع قال
رایت الحسن و مجاہدا و عطاء و طاؤسا و قیس بن سعد و الحسن بن مسلم یرفعون ایدیہم
اذا رکعوا و اذا سجدوا پھر وہ کہتے ہین وقال عمر بن یونس حدثنا عکرمة بن
عمار قال رایت القاسم و طاؤسا و مکحولا و عبداللہ بن دینار و سالما یرفعون ایدیہم اذا استقبل
احدہم الصلوٰة و عند الرکوع و السجود اب کیونکر کہا جا سکتا ہی کہ آنحضرت نے کبھی سجدون کے لیے
رفع یدین نہین کیا ہی۔ رہا اسکا منسوخ ہونا وہ ہرگز ثابت نہین ہو سکتا مگر اسی تقریر کے رو سے جسکو مین نے
رکوع والے رفع یدین مین بیان کیا۔ اب شافعیہ اور حنابلہ اور حضرات غیر مقلدین جو رکوع کے رفع یدین
کے قائل ہین اور رفع یدین للسجود کے منکر انکو سخت دقت پیش آتی ہی یا تو سجدون مین بھی استحباب
رفع یدین کا قائل ہونا پڑتا ہی یا حنفیہ کی طرح بجز افتتاح کل مواضع مین منسوخ ہونا ماننا پڑتا ہی۔ کیونکہ
جس قسم کی تقریر سجدے والے رفع یدین کے بارے مین وہ کرین گے اسی قسم کی تقریر حنفیہ
کی طرف سے بھی رکوع وغیرہ کے بارے مین پیش ہو سکتی ہی

آثار السنن

آج کل ملک کو سخت ضرورت ہی کہ حدیث شریف مین کوئی ایسی کتاب قابل درس تالیف کیجائے جسمین مختلف کتب احادیث سے وہ صحیح حدیثین جمع کیجائین جو بیشتر صحیح اور مذہب حنفی کی موئد ہون - حضرات محدثین بہت کچھ تالیف کر گئے مگر افسوس اس قسم کی کتاب کی طرف کسی نے توجہ نہین کی - اگرچہ یہ کام سخت اہم ہی - مگر فقیر نے متوکلاً علی اللہ آثار السنن نام ایک کتاب لکھنا شروع کی ہی - اسکے ساتھ ہی عربی مین ایک عمدہ شرح بھی لکھی جاتی ہی - جسکا نام التعلیق الحسن علے آثار السنن رکھا گیا ہی - کتاب الطہارۃ ختم ہو گئی - کتاب الصلوۃ بھی قریب الاختتام ہے - ہر حدیث کے آخر مین بعد حوالہ مخرجین صحیح یا حسن - یا ضعیف ہونے کا بھی بیان ہے بلکہ حاشیہ مین ضروری مباحث کے علاوہ اور محدثین کی تصحیح و تضعیف بھی اکثر مواقع مین لکھی گئی ہے

ہندوستان کے نامی کتب خانون کے علاوہ انشاء اللہ تعالے - مصر و روم - و حجاز کی قلمی کتابون سے بھی اسمین مدد لیجائیگی چونکہ اکثر علما کی راے ہے کہ یہ کتاب نصاب تعلیم مین داخل کر لیجائے - اور اکثر شائقین کو کتاب الصلوۃ ہی کا زیادہ اشتیاق ہے - لہذا قصد ہے کہ کتاب الصلوۃ ختم کر کے جلد اول چھپوا دیجائے - جسکی قیمت فی جلد عما ر قرار پائی ہے -

جو صاحب قیمت پیشگی ادا فرمائین گے اونکو نصف قیمت ایسے یہ کتاب ملیگی - کل امور جواب طلب کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ آنا چاہیے

الشـــــتہر

خادم حدیث نبوی ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی - شہر پٹنہ - شاہ کی املی